28فروری،2012

پاکستان میں اسلامی بینکاری کی صنعت کا مارکیٹ شیئر آئندہ 5 برسوں میں دگنا ہو جائے گا، یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان میں اسلامی بینکاری کی صنعت کا مارکیٹ شیئر آئندہ پانچ برسوں کے دوران دگنا ہو جائے گا۔

آج نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (NIBAF)، اسلام آباد میں Riphah انٹرنیشنل یونیورسٹی کے زیر اہتمام شریعت سے ہم آہنگ کاروبار کا انتظام: امکانات، پریکٹسز اور افرادی قوت' کے موضوع پر اسلامی کاروبار سے متعلق دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی بینکاری کی صنعت تیزی سے نمو پذیر ہے اور اس نے گذشتہ چھ برسوں کے دوران 30 فیصد کی اوسط نمو برقرار رکھی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلامی بینکاری کی صنعت کے اثاثوں کی بنیاد 641 بلین روپے تک پہنچ گئی ہے جو مجموعی بینکاری صنعت کا تقریباً 8 فیصد ہے جبکہ اس کے ڈپازٹس بینکاری نظام کے ڈپازٹس کا 8.5 فیصد ہیں۔ اسلامی بینکاری کا نیٹ ورک بھی پورے ملک میں نمایاں رفتار سے پھیلا ہے اور شاخوں کی مجموعی تعداد 886 تک پہنچ گئی ہے، تاہم انہوں نے کہا کہ اس صنعت کو اب بھی ایسی دشواریوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہے جن کا نمو کی رفتار برقرار رکھنے کے لئے خاتمہ ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس صنعت کے اثاثے ایک ٹریلین ڈالر سے زائد ہیں اور یہ صنعت دنیا کے 75 سے زائد ملکوں میں موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس صنعت کی وسیع نمو صرف خالصتاً اسلامی مالیاتی اداروں کی سرگرمیوں کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اس میں روایتی اداروں کا بھی کردار ہے جنہوں نے اسلامی مالیات کو ایک نفع بخش معاشی موقع کے طور پر لیا۔ مزید برآں، مالیاتی بحران کے دوران اسلامی مالیاتی اداروں کی مدافعتی صلاحیت سے اس صنعت کو روایتی اداروں کی نسبت زیادہ اعتماد حاصل ہوا۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ حالیہ مالیاتی بحران کے دوسرے مرحلے کے اثرات کے قریبی جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی مالیاتی اداروں پر پراپرٹی مارکیٹس (رئیل سیکٹر) میں بحران کے کچھ اثرات مرتب ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ رسک شیئرنگ کے مربوط نظام سے گو کہ اس مشکل وقت سے گزرنے میں صنعت کو مدد ملی، لیکن ان وقتوں کی معاشی مشکل سے اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے رسک مینجمنٹ کے بہتر طریقوں اور احتیاطی تدابیر کی ضرورت کی نشاندہی ہوتی ہے۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے نشاندہی کی کہ اسلامی بینک ملکی اور عالمی دونوں سطحوں پر روایتی مالیات کے سائے میں کام کر رہے ہیں یعنی روایتی مصنوعات اختیار کر کے کام کر رہے ہیں جنہیں شرعی اصولوں سے ہم آہنگ بنانے کے لئے تبدیل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اخلاقی خطرے (moral hazard)، نامناسب انتخاب کے مسائل سنجیدہ نوعیت کے حامل ہیں اور مالکاری (فنانسنگ) کے شراکتی طریقوں کے استعمال میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ ان کی عدم موجودگی صنعت کو دولت کی مساوی تقسیم یقینی بنانے کے مطلوبہ سماجی ومعاشی مقصد کے حصول میں رکاوٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان اس مسئلے سے آگاہ ہے اور مالکاری (فنانسنگ) کے شراکتی طریقوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے صنعت کی مشاورت سے ایک فریم ورک پر کام کر رہا ہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ پاکستان میں جی ڈی پی، روزگار کی فراہمی اور ملک کی مجموعی ترقی میں اپنے حصے کے لحاظ سے زراعت اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے (ایس ایم ای) انتہائی اہمیت کے حامل شعبے ہیں، تاہم ان شعبوں کو وسیع صلاحیت اور مالکاری کی ضروریات کے باوجود نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ مثلاً زراعت کا جی ڈی پی میں 21 فیصد اور افرادی قوت میں حصہ 45 فیصد ہے۔ پاکستان دنیا میں دودھ کا پانچواں سب سے بڑا پیداواری ملک بھی ہے، لیکن نیوزی لینڈ کی طرح ڈیری پروڈکٹس برآمد نہیں کرتا۔ اس صورتحال سے اسلامی بینکوں کے لئے وسیع پیمانے پر شریعہ کمپلائنٹ مواقع کی نشاندہی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان شعبوں تک رسائی نہ صرف اسلامی مالیاتی صنعت کے لئے فائدہ مند ہے بلکہ یہ معاشرے کی معاشی فلاح کی بھی ضامن ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت سے ہم آہنگ زرعی مالکاری (شریعہ کمپلائنٹ ایگریکلچر فنانسنگ) کی اہمیت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک آف پاکستان معیاری مصنوعات کی تیاری کے لئے صنعت کے ساتھ ملکر کام کر رہا ہے اور اس نے اس شعبے کی مالکاری کی ضروریات پوری کرنے میں سہولت کے لئے حال ہی میں ایک ماڈل سلم بیسڈ پروڈکٹ (Salam based product) جاری کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک دوسرے اور تیسرے درجے کے شہروں تک رسائی کے لئے اسلامی بینکوں کو ترغیبات اور سہولتیں فراہم کر رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے دیہی علاقوں اور ایسے علاقوں جہاں خدمات پوری طرح نہیں پہنچیں (underserved) کی تشریح پر نظر ثانی کی ہے جس کے مطابق کسی بھی ایسے ضلع کو جہاں 10 سے کم اسلامی

بینکنگ برانچز ہیں، کوایسا علاقہ جہاں خدمات پوری طرح نہیں پہنچیں (underserved) تصور کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ اسلامی بینکوں کو ان علاقوں تک رسائی میں اضافے کے لئے مزید جارحانہ انداز میں پیش رفت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اسلامی بینکوں کا 70 فیصد سے زائد وجود اب بھی 12 شہروں میں مرکوز ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلامی بینکاری کے موجودہ اداروں کی حوصلہ افزائی کرنے اور اس شعبے میں آنے والے نئے اداروں سے تعاون کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے نہ صرف مکمل اسلامی مائیکروفائنانس بینکوں کے قیام اور مکمل اسلامی بینکوں اور اسلامک ونڈوز کو اسلامک مائیکروفائنانس سروسز فراہم کرنے کی اجازت دیدی ہے بلکہ اسلامک مائیکروفائنانس بزنس کے لئے گائیڈ لائنز بھی جاری کردی ہیں۔

سرمایہ کاری کے مواقع کی کمی کے سبب اثاثوں اور واجبات میں عدم توازن (asset liability mismatch) اور اسلامی بینکوں کے پورٹ فولیو پر اس کے منفی اثر سے متعلق مسائل کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ محدود شریعہ کمپلائنٹ انسٹرومنٹس اور مواقع کے سبب اسلامی بینکوں کے لئے اپنی اضافی لیکویڈیٹی کو مناسب طور پر استعمال کرنا مشکل ہوگیا ہے جس سے ان کی ڈپازٹس کے حصول کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس سمت میں سکوک نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔اکتوبر 2010 کے بعد سے پاکستان میں سکوک کے مسلسل اجراء کے نتیجے میں اس صنعت کے منافع میں بہتری آئی ہے۔جناب یاسین انور نے کہا کہ پاکستان سمیت کئی ملکوں میں سیکنڈری مارکیٹ اور Lender of Last Resort کی عدم موجودگی سے اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے اپنے آپریشنز کو موثر انداز میں چلانے میں مزید رکاوٹیں درپیش ہوتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ایک اسلامی منی مارکیٹ کے قیام کی اشد ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک جامع حل وضع کرنے پر توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے، جس سے اسلامک انٹر بینک منی مارکیٹ، اسلامی بینکاری کی مختلف مصنوعات کی قیمتوں کے لئے بنیاد کے طور پر اسلامک انٹر بینک آفرڈ ریٹ (IIBOR)، اسلامی بینکوں کو پلیسمنٹ کی سہولت پیش کرنے کے لئے اسٹیٹ بینک کے شریعہ کمپلائنٹ پورٹ فولیو کی تیاری اور لینڈر آف لاسٹ ریسورٹ کی سہولت میسر ہوسکے گی۔انہوں نے کہا کہ اس نظام سے حکومت کو اپنی مالکاری کی ضروریات پوری کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی صنعت کی نمو مجموعی عالمی ماحول سے منسلک ہوتی ہے چنانچہ اسلامی بینکاری کی صنعت کے ڈھانچے کو بھی بدلتی ہوئی ضروریات سے ہم آہنگ ہونے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ انسانی وسائل، ٹیکنالوجی اور تحقیق وترقی کے شعبوں میں سرمایہ کاری اس سمت میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم اسلامی بینکوں کی اس بات پر حوصلہ افزائی کررہے ہیں کہ وہ استعداد کار میں بہتری کے لئے جدید ٹیکنالوجی استعمال کریں اور ہم نے انہیں پروڈکٹ ڈیولپمنٹ کے لئے اختیار دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان مطلوبہ انسانی وسائل کی تیاری کے لئے صنعت کی مدد کررہا ہے۔ہم تربیت کے اپنے ذیلی ادارے نیباف کے ذریعے ملکی اور بین الاقوامی پریکٹیشنرز کو باقاعدہ اسلامی بینکاری کے کورسز پیش کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ پیشہ ورافراد اور ماہرین کے لئے تربیت کی سہولت پیش کی جارہی ہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ ہم اسلامک بینکنگ کورسز، ٹریننگ اور ڈگری پروگرامز کی تیاری اور ان کی فراہمی کے لئے کئی بین الاقوامی اور ملکی اعلیٰ شہرت کے حامل تحقیقی و تربیتی اداروں اور یونیورسٹیز کے ساتھ اشتراک کررہے ہیں۔ہم نے حال ہی میں فرنٹ لائن منیجرز کے لئے ان کی صلاحیت کار میں بہتری کے لئے ایک پروگرام شروع کیا ہے جس میں صارفین کے استفسارات کو نمٹانے پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی ہے۔آگہی میں اضافے کے لئے ہم نے ایک عوامی آگہی مہم بھی شروع کی ہے اور مخصوص ورکشاپس، سیمینارز اور کانفرنسز منعقد کی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ضوابط کو اس قدر فعال ہونا چاہئے کہ وہ تمام اسٹیک ہولڈرز کے مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے صنعت کی نمو میں معاون ثابت ہوسکیں۔انہوں نے یقین دلایا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ان مقاصد کے حصول کے لئے پوری طرح پرعزم ہے۔

☆☆☆//